استاذ المحدثین و الفقھاء امام محمد رح پر زبیر علی زئی کی امام یحی بن معین رح سے پیش کردہ جروحات کا تحقیقی جائزہ

قسط نمبر ۱

محمد محسن طارق الماتریدی

و

حافظ محمد سفیان قاسمی حفظہ اللہ تعالی

🛑 استاذ المحدثین و الفقھاء امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ تعالی پر زبیر علی زئی صاحب کی جروحات کا تحقیقی جائزہ 🛑

منجانب
محمد محسن طارق الماتریدی
و
حافظ محمد سفیان قاسمی حفظہ اللہ تعالی

قسط نمبر ⬜ 1

امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ تعالی فقہ حنفی کے عظیم سپوت اور امام المسلمین امام المحدثین و الفقھاء امام اعظم امام ابوحنیفة نعمان بن ثابت الکوفی رحمہ اللہ تعالی کے مایہ ناز تلامذہ میں سے ہیں
فقہ حنفی پر آپ کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ آپ نے فقہ حنفی کو کتابی صورت میں لکھ کر پوری دنیا کو اس سے روشناس کرایا
🔺🔺🔺
آپ کی ولادت صحیح قول کے مطابق 132 ھجری اور وفات 189 ھجری میں ہوئی
🔺🔺🔺
آپ کی فقہ حنفی پر لکھی ہوئی مشھور کتب مندرجہ ذیل ہیں
⬜1جامع صغیر
⬜2جامع کبیر
⬜3سیر صغیر
⬜4سیر کبیر
⬜5المبسوط

6الزیادات
7کتاب الحجة علی اھل المدینة
8کتاب الاثار
9مؤطاء امام محمد رح
10الاکتساب
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

غیرمقلد عالم زبیر علی زئی صاحب اور اس کے ہمنوا اشخاص نے جہاں امام ابو حنیفة وامام ابو یوسف رحمھما اللہ تعالی پر تنقید کی ہے وہاں امام محمد رحمه اللہ تعالی کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور تنقید کا مقصد ہے کہ لوگوں کے دلوں سے ان ائمہ کرام رحمھم اللہ تعالی کا احترام نکل جائے اور لوگ فقه حنفی پر عمل ترک کردیں

(لیکن بقول شاعر
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا)
ثقاھت امام اعظم و صاحبین رحمھمم اللہ تعالی اور ان پر کی گئ جروحات کے جواب میں تفصیل کے لئے ویسے تو بہت کتب لکھی گئ ہیں لیکن بندہ کی نظر میں
(1علامہ زاھد الکوثری صاحب کی کتاب تانیب الخطیب
مولانا و حافظ ظھور احمد الحسینی صاحب کی دو کتابیں
2امام اعظم رحمه اللہ تعالی کا محدثانہ مقام
و
3تلامذہ امام اعظم ابوحنیفة رحمه اللہ کا محدثانہ مقام)
زبیرعلی زئ صاحب کی جروحات کے جواب پر حرف

آخر ہیں نیٹ پر تینوں کتابیں
بحمد اللہ تعالی موجود ہیں آپ احباب تفصیل کے لئے ان کتب کی طرف رجوع کرسکتے ہیں
ابتداء و مختصرا ہم امام محمد رحمه اللہ تعالی کی جروحات کا جواب لکھتے ہیں بتوفیق اللہ تعالی و عونه
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

قارئین کرام زبیر علی زئی صاحب نے امام محمد رحمه اللہ تعالی پر کل 10 محدثین سے جروحات پییش کی ہیں ہم ان شاء اللہ تعالی ان جروحات کا تفصیلی و تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہیں
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

سب سے پہلی جرح یحی بن معین رحمه اللہ تعالی سے پیش کی ہے اور تین جرحیں پیش کی ہیں فی الحال کے مضمون میں یحی معین رحمه اللہ تعالی کے حوالے پیش کردہ سب سے پہلی انشاء اللہ تعالی جرح کا ہم تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہیں
چنانچہ زبیر علی زئی صاحب ماھنامہ الحدیث شمارہ نمبر 7 صفحہ نمبر 15 تا 17 تاریخ ابن معین روایة الدوری 1770 کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ
قال یحی ابن معین محمد بن الحسن لیس بشئ
کہ یحی بن معین رحمه اللہ تعالی نے فرمایا کہ محمد بن حسن کوئی چیز نہیں ہے
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

جواب!!
اولا!!
قارئین کرام امام یحی بن معین رحمه اللہ تعالی نے امام

محمد رحمه اللّٰہ تعالی کے بارے میں جو (لیس بشئ) فرمایا وہ خود غیرمقلدین کے نزدیک بھی اقوال جرح میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ راوی زیادہ احادیث بیان نہیں کرتا چنانچہ

⬜1زبیر علی زئی صاحب کے ذھبی العصر شیخ عبدالرحمان المعلمی صاحب غیرمقلد لکھتے ہیں کہ
ان ابن معین قد یطلق کلمة لیس بشئ لایرید بھا التضعیف و انما یرید قلة الحدیث
التنکیل ص 422
کہ بیشک ابن معین رحمه اللّٰہ تعالی بسا اوقات لیس بشئ کا کلمہ بولتے ہیں اس سے مراد راوی کا ضعف بیان کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے کہ یہ راوی کم احادیث بیان کرتا ہے
اور
و قال ابن معین لیس بشئ و ھو کثیرا ما یقول ھذا فی من قل حدیثه
التنکیل ص 422 و 423
کہ
امام یحی ابن معین رح نے لیس بشئ فرمایا اور اکثر ابن معین رح یہ کلمہ اس راوی سے متعلق فرماتے ہیں جو راوی کم احادیث بیان کرتا ہو
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

⬜2غیرمقلدین کے استاذ العلماء ارقام فرماتے ہیں کہ
ابن قطان رح نے کہا کہ امام ابن معین رح نے جو یہ کہا ہے لیس بشئ (یہ راوی کچھ نہیں ہے) اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ راوی بہت روایتیں بیان نہیں کرتا
خیر الکلام ص 45

🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

◻️3عبدالرحمان مبارک پوری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ
جب یحی بن معین رح کسی راوی کے بارے میں لیس بشئ کہیں تو اس لفظ سے ان کی مراد یہ نہیں ہوتی کہ وہ راوی ضعیف ہے بلکہ اس لفظ سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کی حدیثیں تھوڑی ہیں یعنی اس نے زیادہ حدیثیں روایت نہیں کی ہیں پس عبداللّٰہ بن عمار (وغیرہ) کے بارے میں جو انہوں نے لیسو بشئ کہا ہے سو اس لفظ سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں سے زیادہ حدیثیں مروی نہیں ہیں لیکن اس لفظ سے ان لوگوں کا ضعف ہرگز ثابت نہیں ہوتا
پھر مبارکپوری صاحب نے حافظ ابن حجر امام ابن القطان الفارسی اور حافظ سخاوی رحمھم اللّٰہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ امام ابن معین رح کا قول لیس بشئ موجب ضعف نہیں ہے
مقالات مبارکپوری صفحہ 227 و 228

🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

لھذا خود غیرمقلدین علماء سے ثابت ہوگیا کہ لیس بشئ کا مطلب راوی پر جرح نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب راوی کا قلیل الروایت ہونا ہے اور یہ چیز کچھ عیب نہیں ہے کیونکہ خود امام یحی ابن معین رحمہ اللّٰہ تعالی باوجود کثیر الحدیث ہونے کے قلیل الروایت تھے
چنانچہ امام محمد بن سعد رح ان کے بارے میں لکھتے ہیں
وقد کان اکثر من کتابة الحدیث و عرف به و کان لایکاد یحدث
الطبقات الکبری جلد 7 صفحہ 253

کہ
امام یحی ابن معین رحمہ اللّٰہ تعالی سب سے زیادہ احادیث لکھنے والے تھے اور وہ کثرت حدیث کے ساتھ مشہور تھے لیکن ان کا احادیث بیان کرنا نہ ہونے کے برابر تھا

🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

ثانیا!!
اگر اس کلمہ کو اقوال جرح میں سے ہونا تسلیم بھی کرلیا جائے تو پھر بھی باقرار غیرمقلدین
⬜1یہ غیرمفسر جرح ہے
⬜2 امام یحی ابن معین رحمہ اللّٰہ تعالی جرح میں متشدد و متعنت ہیں
چنانچہ
⬜1غیرمقلد عالم ارشاد الحق اثری صاحب ایک راوی پر وارد امام یحی ابن معین رحمہ اللّٰہ تعالی کے مذکورہ الفاظ کے جواب میں لکھتے ہیں
مزید براں سوال یہ ہے کہ لیس بشئ اور لیس حدیثہ بشئ کو جرح مفسر کس نے قرار دیا ہے اور اس میں سبب جرح کونسا ہے اور یہ مت بھولئے کہ امام یحی ابن معین رح جرح میں متعنت و متشدد ہیں
توضیح الکلام صفحہ 497
نیٹ کے نسخہ میں صفحہ 453 و 454

🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

⬜2دیگر علماء غیرمقلدین مثلا عبدالرحمان مباکپوری صاحب محمد گوندھلوی صاحب ابراھیم سیالکوٹی صاحب نذیراحمد رحمانی صاحب نے بھی امام یحی بن معین رح کے جرح میں تشدد و تعنت کا گلہ کیا ہے

مقالات مبارکپوری صفحہ 220 خیرالکلام صفحہ 46 تاریخ اہلحدیث صفحہ 80 انوار المصابیح صفحہ 113
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

اور غیرمقلد عالم محمد گوندھلوی صاحب نے لکھا ہے کہ
جرح کرنے والا اگر متعنت و متشدد ہو تو اس کی توثیق تو معتبر ہے مگر جرح معتبر نہیں
خیرالکلام صفحہ 46
فیاللعجب و لضیعة العلم و الادب
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

التنكيل بما في تأنيب الكوثري من الأباطيل

61- ثعلبة بن سهيل التميمي الطهوي. راجع (الطليعة) ص **78 - 81**، وما ذكرته هناك من أن ابن معين قد يطلق كلمة «ليس بشيء» لا يريد بها التضعيف وإنما يريد قلة الحديث ترى مستنده في ترجمة عبد العزيز بن المختار من (مقدمة الفتح) وترجمة كثير بن شنظير من (تهذيب التهذيب) ويعترف به الأستاذ كما ستراه في الترجمة الآتية.

62- جراح بن منهال أبو العطوف. في (تاريخ بغداد) **(13 / 406)** من طريق «سلمة بن سليمان يقول قال رجل لابن المبارك ... سلمة بن سليمان يقول: قال رجل لابن المبارك: أكان أبو حنيفة عالما؟ قال: لا ما كان بخليق لذاك ترك عطاء وأقبل على أبي العطوف» قال الأستاذ ص **128** «فيه انقطاع ومجهول لأنه لم يبين أنه سمع الرجل يقول وأنه حضر القصة كما لم يبين من هو هذا الرجل ... ثم من الغريب أن يزعم زاعم ... مع أنه ما من مسند من المسانيد السبعة عشر المؤلفة في أحاديث أبي حنيفة إلا وفيه روايته عن عطاء بكثرة وأما أبو العطوف ... فهو متأخر الوفاة عن أبي حنيفة بنحو ثماني عشر سنة وقد قلت رواية أبي حنيفة عنه جدا ولا مانع من الرواية عنه قبل طروء الغفلة، وقد ذكره أحمد بالغفلة فقط وقال ابن معين: ليس بشيء وهو كثيرا ما يقول هذا فيمن قل

ص 422
423

[جزء / صفحة] 1 422 [الرقم]
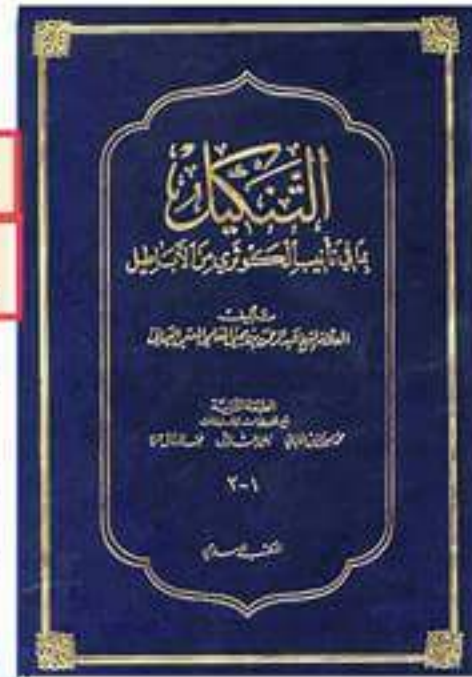
حديثه ومن ظن بأبي حنيفة أنه لا يميز بين من به غفلة أو تهمة فقد ظن باطلا وأبو حنيفة يكثر جدا عن عطاء ... . بل ليس بين شيوخه بعد حماد بن أبي سليمان من يكثر عنه قدر إكثاره عن عطاء. وأما أبو العطوف فرواياته عنه كلها لا تزيد على نحو خمس روايات ... »

منکر کا لفظ کبھی ایسے راوی پر بھی بولا جاتا ہے۔ جو صرف ایک روایت کا راوی ہو۔ کبھی ثقہ کو بھی منکر کہہ دیتے ہیں۔ جب ضعیف راویوں سے منکر روائتیں بیان کرے۔ ہر منکر روائتیں بیان کرنے والا ضعیف نہیں ہوتا۔ کبھی فرد حدیث کو منکر کہہ دیتے ہیں۔ جب اس کا کوئی متابع نہ ہو۔ اگرچہ فی نفسہ صحیح ہو۔ بعض جگہ ثقات کی مخالفت مضر نہیں ہوتی یعنی اس سے (راوی) مطلقاً مجروح نہیں ٹھہرتا۔ (الرفع والتکمیل ص ۱۴)

اگر امام بخاری کسی روای کو منکر الحدیث کہیں تو اس سے روایت کرنا (ان کے ہاں) جائز نہیں۔ امام احمد اور اس قسم کے لوگ کسی کو منکر کہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ قابل احتجاج نہیں ہے۔

ابن قطان نے کہا ہے کہ امام ابن معین نے جو یہ کہا ہے۔ لَیْسَ بِشَیْئٍ (یہ راوی کچھ نہیں) اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ راوی بہت روائتیں بیان نہیں کرتا۔ کسی راوی کے متعلق ضعیف کا لفظ کبھی دوسرے راوی کے لحاظ سے بھی بولتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس سے کم مرتبہ ہے امام ابن معین جب کسی راوی کو یہ کہیں۔ کہ لَیْسَ بِہٖ

بَاْسٌ (اس میں کوئی خرابی نہیں) تو وہ ثقہ ہوتا ہے۔ (الرفع والتکمیل ص ۱۵)

عثمان داری کہتے ہیں۔ میں نے امام ابن
متعلق پوچھا تو فرمایا لَیْسَ بِہٖ بَاْسٌ (اس میں کوئ
یہ اچھا ہے یا سعید مقبری تو فرمایا سعید زیادہ ثق
ثقہ نہیں۔

جہاں کہیں جرح و تعدیل کے آئمہ سے
طرح تطبیق دینی چاہئے۔ جرح کرنے والا اگر
ہے مگر جرح معتبر نہیں۔ علامہ ذہبی نے میزان
متشددین میں ابو حاتم' نسائی' ابن معین'
جب کسی عداوت یا غصہ کی وجہ سے ج
وجہ ہے کہ امام مالک نے جو مغازی کے امام مح
الدَّجَاجِلَۃِ (دجالوں میں سے ایک دجال ہے)
مالک کا یہ قول منافرت کی وجہ سے ہے۔ تو اس
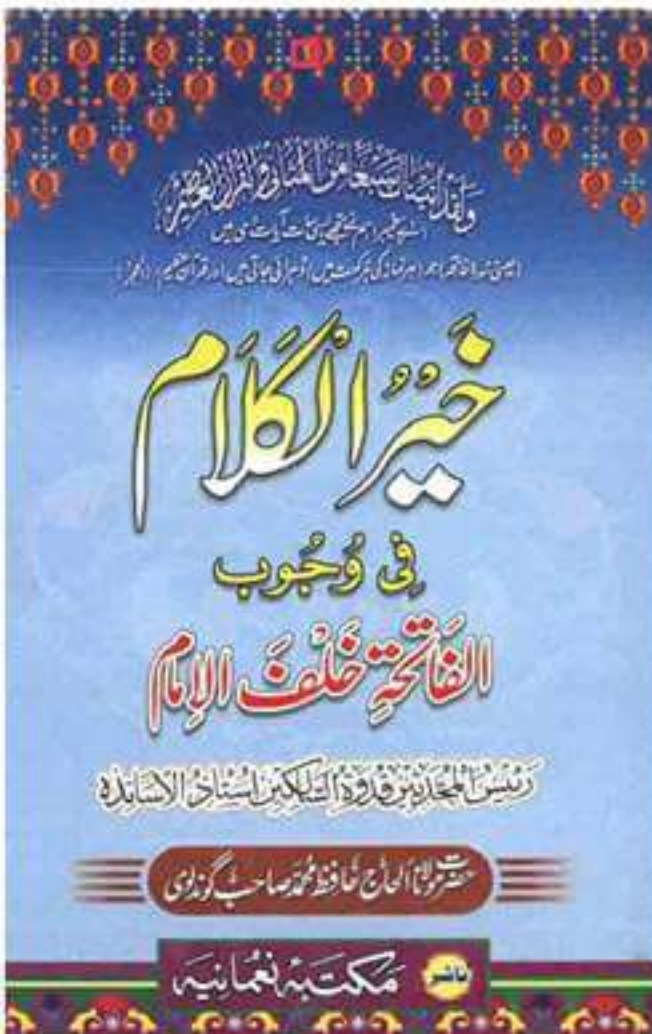
الطبقات الكبرى ط العلمية

3570- يحيى بن معين.

ويكنى أبا زكرياء. وقد كان أكثر من كتاب الحديث وعرف به وكان لا يكاد يحدث. وتوفي بمدينة الرسول - صلى الله علية وسلم - وهو متوجه إلى الحج.

3571- زهير بن حرب بن أشتال.

من أهل نسا. ثم عربت أشتال فجعلت شداد.

ويكنى أبا خيثمة. وهو مولى لبني حريش بن كعب بن عامر بن صعصعة العامري.

روى عن جرير بن عبد الحميد وهشيم وسفيان بن عيينة وابن علية وعبد الله بن وهب والوليد بن مسلم وغيرهم من الكوفيين والبصريين والحجازيين وصنف المسند وكتب صنفها. وتوفي ببغداد في شعبان سنة أربع وثلاثين ومائتين. وحضره خلق كثير. وهو ثقة ثبت.

ج 7
ص 253

3572- خلف بن سالم المخرمي.

ويكنى أبا محمد مولى المهالبة. وقد كان صنف المسند عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وكان كثير الحديث. وقد كتب الناس عنه. وتوفي ببغداد في شهر رمضان سنة إحدى وثلاثين ومائتين.

3573- أحمد بن محمد بن حنبل.

رضي الله عنه. ويكنى أبا عبد الله. وهو ثقة ثبت صدوق كثير الحديث. وقد كان امتحن وضرب بالسياط. أمر بضربه أبو إسحاق أمير المؤمنين على أن يقول القرآن مخلوق فأبى أن يقول. وقد كان حبس قبل ذلك فثبت على قوله ولم يجبهم إلى شيء. ثم دعي ليخرج إلى الخليفة المتوكل على الله. ثم أعطي مالاً فأبى أن يقبل ذلك المال. وتوفي يوم الجمعة ارتفاع النهار. ودفن بعد العصر.

کثیرا ما ... یس بشیء فلا
تغتر به ولا تظن ...
کہ میزان ال ... ا پاتے ہیں تو اس
سے دھوکا میں نہیں ...
اور مولانا شیخ ...
و مما لی ... ل الراوی لیس
بشیء انه لم یرو ...
جو بالاتفاق ... اس نے بکثرت 497
احادیث روایت نہیں ...
علامہ سندھیؒ ... کہ بسا اوقات وہ
اس سے قلیل الحدیث ... جائیں۔ جیسا کہ
کتب رجال کے م... بالخصوص جب کہ
امام ابن عدیؒ نے ... الفاظ لیس
بشیء میں اس کا ... ۱۶۳ ج ۸) جو کہ
جرح کے پانچویں ... لیس حدیثہ
بشیء'' میں مخصوص ... ''یا'' فی اسنادہ
نظر'' میں بین فرق ... ۱) میں ہے۔ اور
اس کی تائید امام اح... کہا ہے۔ چنانچہ
تہذیب (ص ۱۶۳ ...

صفدر صاحب کی افسوسناک کارستانی

مگر قربان جائیں مولانا صفدر صاحب کے کہ تہذیب ہی سے امام احمدؒ کی یہ ''جرح'' نقل کرتے ہیں اور درمیان میں ''ثلاثة'' کے لفظ کو ہضم کر جاتے ہیں ع

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

الغرض امام ابن معین کے قول'' لیس حدیثہ بشیء'' کا محتمل المعنیین ہونے کے علاوہ یہ بھی قوی احتمال ہے کہ اس سے مراد مخصوص حدیث ہو یہ عمومی حکم نہیں۔ مزید برآں سوال یہ ہے کہ'' لیس بشیء'' یا'' لیس حدیثہ بشیء'' کو جرح مفسر کس نے قرار دیا ہے اور اس میں سبب جرح کون سا ہے؟ اور یہ بھی مت بھولیے کہ امام ابن معینؒ جرح

میں متعنت و متشدد ہیں۔ ان کے برعکس محدثین کی ایک جماعت نے عوامؒ کی توثیق کی ہے۔ اسی طرح امام احمدؒ کے قول'' له مناکیر '' کو جرح مفسر کہنا بھی صحیح نہیں جب کہ وہ منکر لفظ تفرد راوی پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ، محمد بن ابراہیم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: 498

المنکر اطلقه احمد بن حنبل و جماعة علی الحدیث الفرد الذی لا متابع له۔

(ھدی الساری: ص ۲۰۵ ج ۲)

پھر یہاں تو امام احمدؒ نے اس کی تین حدیثوں کو منکر کہا ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ تین میں منفرد ہیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امام احمدؒ کے شاگرد رشید امام ابوداودؒ فرماتے ہیں:

بَاسٌ (اس میں کوئی خرابی نہیں) تو وہ ثقہ ہوتا ہے۔ (الرفع والتکمیل ص ۱۱۵)

عثمان دارمی کہتے ہیں۔ میں نے امام ابن معین سے علاء بن عبدالرحمن عن ابیہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا لَیْسَ بِہٖ بَاسٌ (اس میں کوئی خرابی نہیں) میں نے پوچھا آپ کے نزدیک یہ اچھا ہے یا سعید مقبری تو فرمایا سعید زیادہ ثقہ ہے۔ اور علاء ضعیف ہے۔ یعنی سعید جیسا ثقہ نہیں۔

جہاں کہیں جرح و تعدیل کے آئمہ سے اس قسم کا اختلاف وارد ہو تو اس میں اسی طرح تطبیق دینی چاہیۓ۔ جرح کرنے والا اگر متعنت اور متشدد ہو تو اس کی توثیق تو معتبر ہے مگر جرح معتبر نہیں۔ علامہ ذہبی نے میزان میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن سعید متشدد ہے۔

متشددین میں ابو حاتم، نسائی، ابن معین، ابن قطان کو بھی شمار کرتے ہیں۔

جب کسی عداوت یا غصہ کی وجہ سے جرح صادر ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک نے جو مغازی کے امام محمد بن اسحاق کے متعلق فرمایا ہے۔ دَجَّالٌ مِّنَ الدَّجَاجِلَةِ (دجالوں میں سے ایک دجال ہے) جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ امام مالک کا یہ قول منافرت کی وجہ سے ہے۔ تو اس کا

: حَقَّقُوْا اَنَّهٗ حَسَنُ الْحَدِیْثِ وَاحْتَجَّتْ بِہٖ

ص ۳۹)

بلکہ یہ تحقیق سے ثابت کیا گیا کہ اس (امام

ہے۔ آئمہ حدیث نے اس کی حدیث سے ا

تدلیس کا

جب کوئی راوی کسی راوی سے ایسے لفظ

تصریح نہ ہو۔ اور اس سے فی الجملہ سماع ثابت ہ

کہتے ہیں۔

تدلیس کے متعلق محقق مسلک یہی ہے ک

ثقہ ہی کیوں نہ ہو جب تک سند میں ایسا لفظ ن

وقت تک اس کی سند صحیح نہیں ہوتی۔
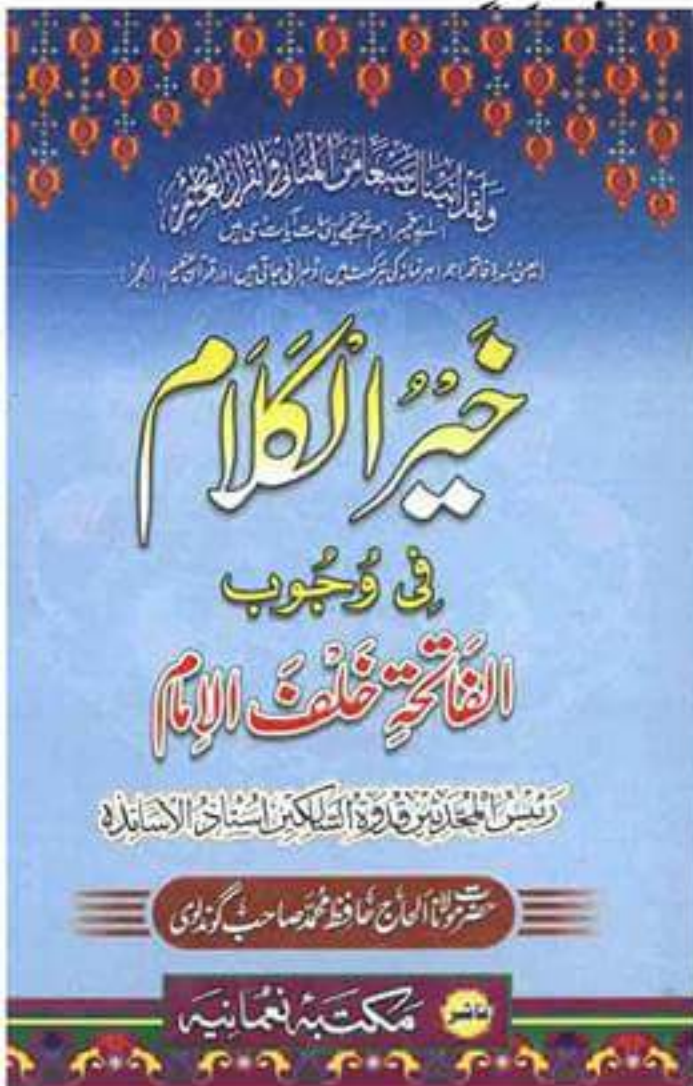
استاذ المحدثین و الفقھاء امام محمد رح پر زبیر علی زئی کی امام یحی بن معین رح سے پیش کردہ جروحات کا تحقیقی جائزہ

قسط نمبر ۲

محمد محسن طارق الماتریدی

و

حافظ محمد سفیان قاسمی حفظہ اللہ تعالی

استاذ المحدثین و الفقھاء امام محمد بن حسن 🛑 الشیبانی رحمہ اللہ تعالی پر غیرمقلد عالم زبیر علی زئی صاحب کی جروحات کا تحقیقی جائزہ 🛑

قسط نمبر 2⃣
محمد محسن طارق الماتریدی
و
حافظ محمد سفیان قاسمی حفظہ اللہ تعالی

امام یحی بن معین رحمہ اللہ تعالی سے منسوب امام محمد رحمہ اللہ تعالی پر زبیر علی زئی صاحب کی جرح کے دوسرے قول (لاتکتب حدیثہ) کی حقیقت
ماہنامہ الحدیث شمارہ 7 صفحہ نمبر 15 بحوالہ تاریخ بغداد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 180 و 181
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

جواب!!
اولا
اس قول کی سند میں علامہ بغدادی رحمہ اللہ تعالی کا استاد احمد بن عبداللہ الانماطی ہے جو کہ رافضی ہے جیسا کہ خود علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالی نے تصریح کی ہے
وذکرلی انه کان یترفض
کہ انماطی نے مجھ سے ذکر کیا ہے کہ وہ رافضی ہے
تاریخ بغداد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 462

اور زبیر علی زئی نے رفض کو بدعت مکفرہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر بدعت مکفرہ ہو تو ایسے شخص کی روایت مردود ہوتی ہے

بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم صفحہ نمبر 8

لیکن اس کے باوجود علی زئی صاحب کا اس رافضی اور مردود الروایت شخص کی روایت کو امام محمد رحمہ اللہ تعالی جیسے امام اہل سنت کے خلاف پیش کرنا اور اس کو صحیح قرار دینا ان کے لئے باعرث شرم ہے لیکن
شرم تو مگر تم کو آتی نہیں

اسی طرح غیرمقلد عالم محب اللہ شاہ راشدی صاحب لکھتے ہیں کہ
باقی روافض وہ تو متقدمین کے نزدیک وہ تھے جو علی رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کو معاذ اللہ بے دین اور غاصب وغیرہ کہتے رہتے ہیں گویا ان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر کو ترک کردیا ہے اس طرح شخص کی روایت قطعا غیرمقبول ہے

و ثانیا
احمد بن عبد اللہ الانماطی رافضی کے استاذ محمد بن مظفررحمہ اللہ تعالی پر خود غیر مقلدین نے جرح کی ہے چنانچہ مولانا عبد القادر سندھی صاحب غیر مقلد نے اس محمد بن مظفر کو ناقابل اعتماد قرار دیتے ہوئے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ
*وہ اپنے اصول کورطلوں (سونے کے سکوں) کے ساتھ بیچ دیتے تھے اور کسی ثقہ راوی کو اس کی روایت کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے حالانکہ قدیم یا جدید کسی بھی محدث کی یہ عادت نہیں ہے کہ وراق (کاتب) کو اپنے اصول (مرویات) بیچ دے خواہ وراق

ثقہ وعادل ہو یا نہ ہو اور اگر ثقہ ہو بھی تو وہ اس لئے حجت نہیں ہے کہ اسنے اسے خریدا ہے*
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

و ثالثا
امام یحی ابن معین رحمه اللّٰہ تعالی سے منقول یہ کلام دو جملوں پر مشتمل
⬜1لیس بشئ
⬜2لاتکتب حدیثه
اور یہ دونوں جملے غیر مقلدین کے اصول میں بھی موجب جرح نہیں ہے چنانچہ پہلے جملے *لیس بشئ* کے متعلق تفصیل *قسط نمبر 1* میں گذر چکی ہے
اس طرح دوسرا جملہ *لا تکتب حریثه* بھی با قرار غیر مقلدین جرح میں صریح نہیں ہے
چنانچہ شیخ عبدالرحمان المعلمی غیرمقلد امام محمد رحمه اللّٰہ تعالی کے خلاف امام یحی بن معین رحمه اللّٰہ تعالی سے منسوب اس کلام کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں
ان كلمة لا تكتب حديثه ليست بصريحة في الجرح
لا تکتب حدیثه کا کلمہ جرح میں صریح نہیں ہے
پس جب کہ کلمہ جرح میں صریح ہی نہیں تو پھر علی زئی کا اسکو امام محمد رحمه اللّٰہ تعالی کے خلاف بطور جرح پیش کرنا نا انصافی نہیں تو پھر اور کیا ہے؟؟؟
🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺🔺

تاريخ بغداد وذيوله ط العلمية

ابحث في الكتاب:

كتبنا عَنْهُ وَكَانَ سماعه صحيحا فِي كتب أَبِي الْحُسَيْن مُحَمَّد بْن أَحْمَد بْن الْقَاسِم المحاملي. وأما هو فلم يكن لَهُ كتاب.

يذكر أن مولده فِي شهر رمضان من سنة ثلاث وأربعين وثلاثمائة، وآخر ما حدث فِي أول سنة ثمان وعشرين وأربعمائة، ولم يرو بعد ذلك شيئا لأنه صار أصم لا يسمع ما يقرأ عَلَيْهِ، ومات فِي ليلة الخميس الرابع والعشرين من شهر ربيع الآخر سنة تسع وعشرين وأربعمائة، ودفن صبيحة تلك الليلة فِي مقبرة باب حرب.
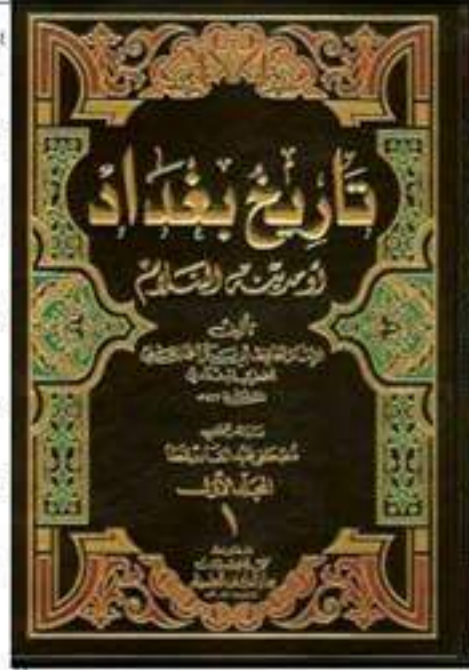
2279-[1] أَحْمَد بْن عَبْد اللَّه بْن مُحَمَّد بْن عَبْد اللَّه، أَبُو الْحَسَن الأنماطي [2] الْمَعْرُوف باللاعب:

سمع أَبَا بَكْر بْن مالك القطيعي، وعلي بْن محمد بْن سعيد الدراز، والحاكم أَحْمَد بْن الْحُسَيْن الهمذاني، ومحمد بْن المظفر، ونحوهم.

كتبت عَنْهُ وَكَانَ سماعه صحيحا وذكر لي أنه كَانَ يترفض. وسألته عَن مولده فَقَالَ: فِي سنة سبع وخمسين وثلاثمائة.

مات فِي يوم الأحد السابع من ذي القعدة سنة تسع وثلاثين وأربعمائة، ودفن فِي مقابر قريش.

2280- أَحْمَد بْن عَبْد اللَّه بْن سهل، أَبُو طالب الْمَعْرُوف بابن البقال الْفَقِيه الحنبلي [3] :

سمع أَبَا الْعَبَّاس عَبْد اللَّه بْن مُوسَى الهاشمي، وَأَبَا بَكْر بْن شَاذَان، وعيسى بْن عَلِيّ بْن عِيسَى الوزير. وَأَبَا طَاهِر المخلص، كتبت عَنْهُ وَكَانَ قد خلط فِي بعض رواياته، وكان يسكن بباب البصرة، وله حلقة للفتوى فِي جامع المدينة.

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى الْوَزِيرُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ البغوي حَدَّثنا داود بن عمر وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو- يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ- أَنَّهُ سَمِعَ

ج 4
ص 462
رقم 2279

باجماعت پڑھنا لازمی ہے اِلا یہ کہ عذر شرعی ہو۔

اگر امام صحیح العقیدہ نہ ہو، بدعتی ہو تو اس کے بارے میں مسئلہ ذرا تفصیل طلب ہے۔

بدعت کی اقسام

بدعت کی دو بڑی قسمیں ہیں:

① بدعتِ صغریٰ مثلاً تشیع المتقدمین [کتشیع عبدالرزاق بن همام وغیره]

② بدعتِ کبریٰ [کالرفض]

دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۱ ص ۵،۳) اور ہدی الساری (ص ۴۵۹)

بدعت صغریٰ والے کی روایت مقبول ہے بشرطیکہ وہ ثقہ وصدوق (عندالجمہور) ہو۔

بدعت کبریٰ کی دو قسمیں ہیں:

۱: بدعتِ مفسقہ [کبدعة الخوارج وغيرهم]

(دیکھئے فتح الباری ج ۱۰ ص ۴۶۶ وھدی الساری ص ۳۸۵)

۲: بدعتِ مکفرہ [کبدعة الجهمية وغيرهم]

اگر بدعت مکفرہ ہو تو ایسے شخص کی روایت مردود ہوتی ہے۔

(دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر ص ۸۳ نوع: ۲۳)

محدِ،

مشہور ثقہ محدث (امام) سلا،

" الجهمية كفار لا

جہمیہ کفار ہیں۔اُن۔

اس روایت کی سند صحیح ہے

(الثقات ۸/ ۲۵۶) نے ثقہ

بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم

تصنیف

حافظ زبیر علی زئی

شیعہ راوی

سوال: کیا صحیح بخاری میں شیعہ راوی موجود ہیں اور یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا امام نسائی اور امام حاکم رحمہ اللہ بھی شیعہ تھے؟

الجواب بعون الوهاب: ہاں واقعتاً صحیح…

کے نزدیک شیعہ اور روافض میں بہت فرق ہے…
طرح نہ تھا کہ ان کے روافض کے مابین کچھ فرق…
سے مراد وہ لوگ تھے جو صرف تفضیل کے قائل…
تھے، اگرچہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برحق امام اور صحابی سمجھتے…
بھی گزرے ہیں جو علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ سے ا…
بہت بڑی قابل اعتراض ہو ہاں کچھ شیعہ شیخین…
اگرچہ وہ شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق اس عقیدہ کے حامل…
لیکن علی رضی اللہ عنہ کو افضل قرار دیتے تھے اور ان کی…
ہے اور اصول حدیث میں مبتدعین کی روایت کو…

1. وہ صدوق ہو متہم بالکذب نہ ہو، عادل ہو…
2. وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو۔
3. اس کی روایت اس کی بدعت کی مؤید نہ ہو۔

باقی روافض وہ تو متقدمین کے نزدیک وہ تھے جو علی رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کو معاذ اللہ بے دین اور غاصب وغیرہ کہتے رہتے ہیں گویا ان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر کو ترک کر دیا ہے اس طرح کے شخص کی روایت قطعاً غیر مقبول ہے۔

شیعیت اور رافضیت کی یہ تحقیق علامہ امیر علی نے اپنی کتاب تقریب التہذیب کے حاشیہ کے متصل بعد یعنی تقریب کے ساتھ متصل شامل کر دیا ہے، اس میں اس کے متعلق دوسرے کئی

اصول حدیث کے مسائل اور فن رجال وغیرہ کے متعلق کافی باتیں لکھی ہیں یہ رسالہ قابل دید و لائق مطالعہ ہے۔

...ولادت محرم ۲۸۶ھ میں ہوئی اور سب سے پہلی مرتبہ میں
...نا، پھر خطیب نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عمر بن اسماعیل
...ہ میں نے امام دارقطنی کو دیکھا کہ وہ ابن مظفر کی بہت عزت
...تھے، اپنی کتب میں انہوں نے ان سے بہت سی روایات لی
...ارقطنیؒ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں نے محمد بن عمر بن
...ں کتب کو ورّاقین کے پاس دیکھا تو ایک وراق سے جب
...چھا تو اس نے بتایا کہ ایک وراق نے مجھے ان کتابوں کے
...) بھیجے ہیں۔

اس تفصیل سے ہمیں اس مسند کی قیمت کا اندازہ ہو جاتا ہے، جسے ابن مظفر نے جمع کیا جو کہ امام ابو حنیفہؒ کے معاصر نہ تھے اور پھر ان اصول کو وہ رطلوں کے ساتھ بیچ دیتے تھے اور کسی ثقہ راوی کو اس کے روایت کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے حالانکہ قدیم یا جدید کسی بھی محدث کی یہ عادت نہیں ہے کہ وہ وراق کو اپنے اصول بیچ دے خواہ وراق ثقہ وعدل ہو یا نہ ہو اور اگر وہ ثقہ ہو بھی تو وہ اس لئے حجت نہیں ہے کہ اس نے اسے خریدا ہے بہر حال اس سے ابن مظفر کی طرف منسوب اس مسند کی قیمت معلوم ہو جاتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ سے ان کے کس شاگرد نے اس مسند کو روایت کیا ہے اور علم وعدالت کے اعتبار سے اس شاگرد کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ لیکن افسوس کہ اس طرح کی کوئی بات ہرگز ثابت نہیں ہے لہٰذا اس مسند کی بھی قطعاً کوئی حیثیت نہیں۔ واللہ اعلم

⑤ پانچویں مسند: اس کے بارے میں خوارزمی نے لکھا ہے کہ اسے شیخ امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد الانصاری نے جمع کیا ہے

اس کے بھی صاحب ”الجواھر المضیۃ“ نے حالات بیان نہیں کیے ہاں البتہ

التنكيل بما في تأنيب الكوثري من الأباطيل

مخالفة روايته هذه لرواية الثقات عن ابن معين ويبدو عليه انه غير ثقة حيث يخالف ثقات أصحاب ابن معين فيما يرويه عنه في أبي حنيفة وأصحابه» .

أقول: ممن روى عن أحمد هذا النسائي وقال: «لا بأس به» وأبو داود وهو لا يروي إلا عن ثقة عنده كما في (تهذيب التهذيب) في ترجمة الحسين بن علي بن الأسود وترجمة داود بن أمية، وبقي بن مخلد وهو لا يروي إلا عن ثقة عنده كما في ترجمة أحمد هذا من (تهذيب التهذيب) (1) . فأما كثرة وهمه وكثرة اضطرابه في مسائله فلم أعرفه، وكان على الأستاذ أن ينقل ذلك عمن يعتد بقوله، أو يذكر عدة أمثلة لما زعمه، وقد رد الأستاذ قول إمام النقاد علي بن المديني في أبي حنيفة: «أخطأ في خمسين حديثاً» بأنه لم يفصل ذلك كما سلف مع نظائره في ترجمة إبراهيم بن محمد بن الحارث، فكيف يطمع الأستاذ أن نقبل من مثله هذه المجازفة؟! وأما دعوى مخالفة روايته هذه لروايات الثقات عن ابن معين فالجواب من أوجه:

الأول: المطالبة بتثبيت تلك الروايات.

الثاني: أنه كما يعلم الأستاذ قد جاءت عن ابن معين روايات أخرى في التليين لعلها أثبت من روايات التوثيق.

الثالث: أن ابن معين كثيراً ما تختلف أقواله وربما يطلق الكلمة يريد بها معنى غير المشهور كما سلف في القواعد في القاعدة السادسة.

الرابع: أن كلمة «لا تكتب حديثه» ليست بصريحة في الجرح فقد يكون ابن معين مع علمه برأي غيره من المحدثين علم أن أحمد قد استكثر من سماع الحديث

---

(1) قلت ولهذا قال الحافظ في ترجمته من (التقريب) : «صدوق» ، ولم يورده الذهبي في (الميزان) . ن

استاذ المحدثین و الفقھاء امام محمد رح پر زبیر علی زئی کی امام یحی بن معین رح سے پیش کردہ جروحات کا تحقیقی جائزہ

قسط نمبر ۳ آخری قسط

محمد محسن طارق الماتریدی

و

حافظ محمد سفیان قاسمی حفظہ اللہ تعالی

🔴استاذ المحدثین و الفقہاء امام محمد بن حسن الشیباني رحمه اللّٰہ تعالی پر غیرمقلد عالم زبیر علی زئی کی جروحات کا تحقیقی جائزہ🔴
محمد محسن طارق الماتریدی
و
حافظ محمد سفیان قاسمی حفظہ اللّٰہ تعالی
قسط نمبر 3

غیرمقلد عالم زبیر علی زئی ماہنامہ الحدیث شمارہ 7 صفحہ 16 پر کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی ج 4 ص 52 کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ امام یحی بن معین رحمه اللّٰہ تعالی نے کہا کہ محمد جھمی کذاب ہے
🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻
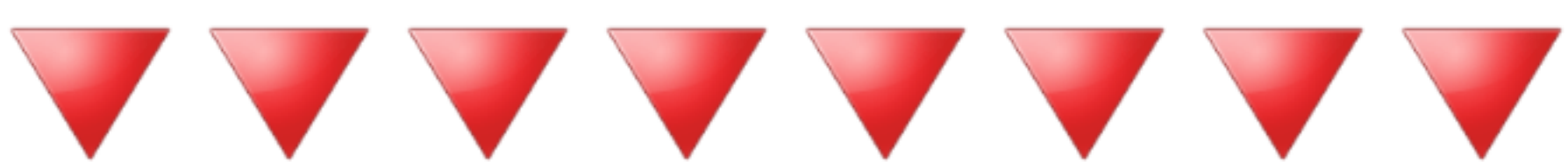
جواب
پہلی بات
امام یحی بن معین رحمه اللّٰہ تعالی سے اس جرح کو امام محمد بن حسن الشیبانی رحمه اللّٰہ تعالی کے ترجمہ میں نقل کرنا حافظ عقیلی رحمه اللّٰہ تعالی کی بہت بڑی خطاء و غلطی ہے بعد کے ائمہ جرح و تعدیل نے حافظ عقیلی رحمه اللّٰہ تعالی کی تقلید جامد میں اس جرح کو امام یحی بن معین رحمتہ اللّٰہ تعالی سے امام محمد بن حسن الشیبانی رحمه اللّٰہ تعالی کے بارے میں منسوب کر دیا ہے امام یحی بن معین رحمه اللّٰہ تعالی سے اس جرح میں صرف (محمد جهمي كذاب) منقول ہے محمد بن حسن الشیبانی نہیں ہے
یہ محمد کونسا راوی ہے؟
اس محمد کا تعین نہیں کیا گیا ہے
*اس جرح کو امام محمد بن حسن الشیبانی رحمه اللّٰہ

تعالی پر منطبق کرنا حافظ عقیلی رحمه اللّٰہ تعالی کا تشدد و تعصب ہے مشہور غیر مقلد محق شیخ معلمی یمانی نے التنکیل ج 2 ص 700 اور نذیر احمد رحمانی صاحب نے انوار المصابیح بجواب رکعات تراویح ص 112 پر حافظ عقیلی رحمه اللّٰہ تعالی کو متعنتین و متشددین میں شمار کیا ہے*

🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻
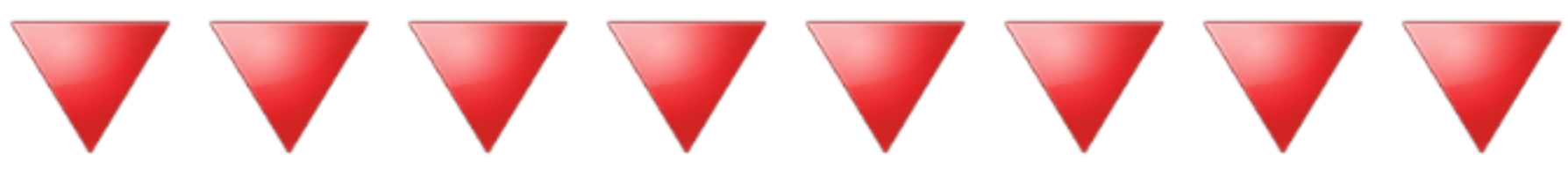
دوسری بات

امام یحی بن معین رحمه اللّٰہ تعالی نے اپنی خود کی کتاب تاریخ ابن معین (رواية الدوري) میں صرف (لیس بشئ) کہا ہے جس کا جواب قسط نمبر ایک میں مفصل لکھا جاچکا ہے کہ محدثین نے (لیس بشئ) کو جرح میں شمار ہی نہیں کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام یحیی بن معین رحمه اللّٰہ تعالی سے امام محمد بن حسن الشیبانی رحمه اللّٰہ تعالی پر کذاب کی جرح منسوب کرنا خطاءِ فاحش ہے

⬅️انتہائی اہم بات ➡️ ⬇️

امام یحی بن معین رحمه اللّٰہ تعالی نے اپنی خود کی کتاب تاریخ ابن معین رواية الدورى میں پانچ محمد بن حسن نام کے راویوں کے بارے میں لکھا ہے

⬜ 1 سمعت يحى يقول بن زبالة اسمه محمّد بن الحسن بن زبالة وَكان كذابا ولم يكن بشئ وهو مدني

ج 3 ص 227 رقم 1060 الشاملة

⬜2قال يحى محمّد بن الحسن الهمدانى ليس بثقة

ج 3 ص 349 رقم 1679 الشاملة

⬜3ومحمد بن الحسن الأسدى قد أدركته وليس هو بشئ

ج 3 ص 479 رقم 1679 الشاملة

*⬜4سمعت يحى يقول محمّد بن الحسن الشيبانى ليس

بشی*
ج 3 ص 364 رقم 1768 الشاملۃ
⬜5حدثنا یحی قال محمّد بن الحسن بن أبی یزید یکذب
ج 3 ص 372 رقم 1807 الشاملۃ
مذکورہ حوالوں میں صرف دو محمد بن حسن نام کے راویوں کذاب کہا گیا ہے اور ان کے نام کا تعّین بھی ہے
🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻
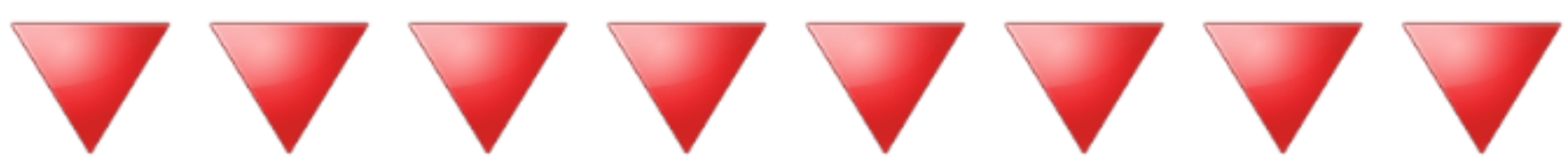
تیسری بات
عین ممکن ہے کہ امام موصوف کی مراد محمد بن حسن بن زبالۃ المخزومی المدنی (شاگرد امام مالک رحمہ اللّٰہ تعالی) ہو کیونکہ یہ ایک کذاب راوی ہے چنانچہ حافظ ابن ناصر الدین رحمہ اللّٰہ تعالی اسکی ایک روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں
محمد بن الحسن ھذا لیس الشیبانی فقیہ العراق انما ھو محمد بن الحسن بن زبالۃ المخزومی المدنی و قد روی عن مالک و اضرابہ لکنہ کذاب فیما قالہ ابوداؤد
اتحاف السالک برواۃ المؤطا عن الامام المالک ص 289
ترجمہ
اس سند میں محمد بن الحسن سے مراد محمد بن الحسن الشیبانی (رحمہ اللّٰہ تعالی) مراد نہیں ہے بلکہ یہ محمد بن الحسن المخزومی المدنی ہے اس نے امام مالک رحمہ اللّٰہ تعالی اور ان کے معاصرین سے روایت کی ہے لیکن یہ کذاب ہے جیساکہ امام ابوداؤد رحمہ اللّٰہ تعالی نے فرمایا ہے
🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻
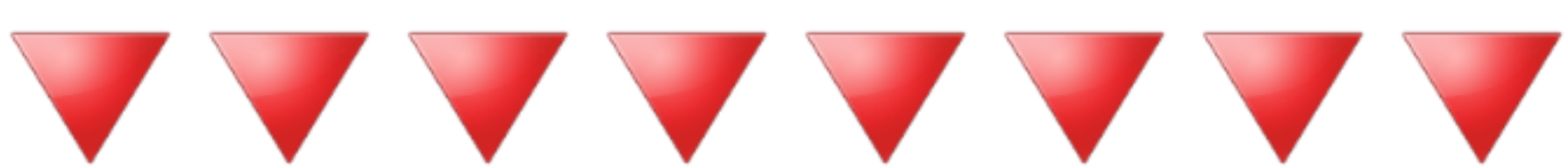
چوتھی بات
*نیز امام یحی بن معین رحمہ اللّٰہ تعالی نے خود تصریح کی ہے کہ بعض محدثین رحمھم الل تعالی نے امام

ابوحنیفة رحمه اللّٰه تعالی اور آپکے اصحاب کے بارے میں بے جا جرح کرکے زیادتیوں کے مرتکب ہوئے ہیں چناچہ علامہ ابن عبد البر رحمه اللّٰه تعالی نے ان سے نقل کیا ہے*
اصحابنا یفرطون فی ابی حنیفة و اصحابه
جامع بیان العلم و فضله ص 1081
کہ ہمارے اصحاب امام ابوحنیفة رحمه اللّٰه تعالی اور آپکے تلامذه کے بارے میں زیادتیاں کرتے ہیں
🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻🔻
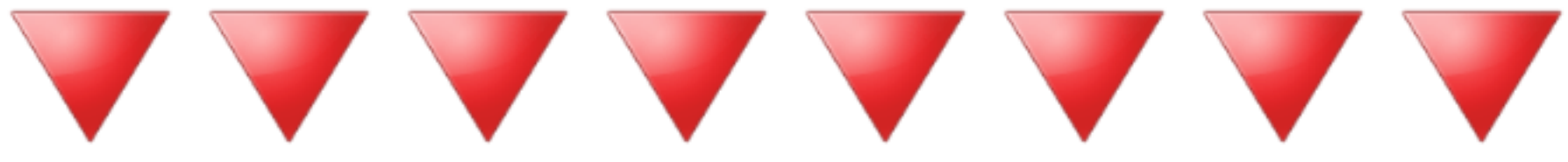
لھذا جس امر کو امام یحی بن معین رحمه اللّٰه تعالی زیادتی قرار دے رہے ہیں اس کے خود کیسے مرتکب ہوسکتے ہیں؟؟؟

التنكيل بما في تأنيب الكوثري من الأباطيل

ابحث في الكتاب:

المتعصب الخاسر» وقال ص 163: «لا نستطيع أن نثق بمثل الخطيب ولا بمثل العقيلي بعد أن شاهدنا منهما ما شاهدناه» .

أقول: لا حرج أن نتسامح مع الأستاذ فنقول: قد كان في العقيلي تشدد ما فينبغي التثبيت فيما يقول من عند نفسه في مظان تشدده، فأما روايته فهي مقبولة على كل حال وقد تقدم إيضاح ذلك في القواعد، فأما الخسران فالعقيلي بعيد عنه بحمد الله، وأما قوله: «لا نستطيع أن نثق» فليس الأستاذ بأول من غلبه هواه!

227- محمد بن عوف. تقدمت الإشارة إلى حكايته في ترجمة إسماعيل بن عياش قال الأستاذ ص 100 «مجهول لأنه ليس أبا جعفر الطائي الحمصي الحافظ لتأخر ميلاده عن وفاة إسماعيل بن عياش» .

أقول: لم يتضح لي أمره ولعله وقع في السند سقط والحكاية ثابتة من وجوه أخرى.

228- محمد بن الفضل السدوسي المشهور بعارم. في (تاريخ بغداد 13 / 392 من طريق الآبار وحدثنا عن الحسن بن علي الحلواني «حدثنا يزيد بن هارون عن حماد ... ح ... الآبار وحدثنا أبو موسى عيسى بن عامر حدثنا عارم عن حماد ... » ثم ساق الخطيب نحو ذلك من طريق إبراهيم بن الحجاج عن حماد بن زيد. قال الأستاذ ص 94: «عارم - محمد ابن الفضل اختلط اختلاطا شديدا بعد سنة 220 وعيسى بن عامر ممن سمع منه بعد ذلك» .

أقول: أما هذه الحكاية فقد تابع عارما عليها ثقتان كما رأيت، وأما سماع عيسى من عارم بعد اختلاطه فلم يثبته الأستاذ، وقد قال الدارقطني في عارم: «تغير بأخرة وما ظهر له بعد اختلاطه حديث منكر وهو ثقة» وخالفه ابن حبان فرد عليه

نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے لڑکے حماد اور ان

ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال)

ائی کی طرح ابن عدی کی اس جرح کو بھی کم از کم امام

ت ہی قرار دیا جائے گا۔ اس طرح جارحین عیسی میں سے

چار حضرات (ابن معین، نسائی، عقیلی، ابن عدی) کا متعنتین میں شمار ہونا تو بالکل واضح ہے۔ اب رہے تین حضرات یعنی ساجی، ابو داؤد، ابن حجر۔ تو ساجی کے متعلق عرض ہے کہ حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال مین ابراہیم بن عبد الملک ابو اسماعیل القناد کے ترجمہ میں لکھا ہے: وضعفہ ذکریا الساجی بلا مستند۔ یعنی ذکریا ساجی نے ان کو بلا کسی دلیل و ثبوت کے ضعیف کہہ دیا ہے"۔

1

تاريخ ابن معين - رواية الدوري

1060 - سَمِعت يحيى يَقُول بن زبالة اسْمه مُحَمَّد بن الْحسن بن زبالة وَكَانَ كذابا وَلم يكن بِشَيْء وَهُوَ مدني

1061 - سَمِعت يحيى يَقُول لَيْث بن سعد عَن حَكِيم بن عبد الله بن قيس بن مخرمَة هَذَا نسبه وَكَانَ ثِقَة يَعْنِي حَكِيم

1062 - قَالَ أَبُو الْعَبَّاس الْأَصَم ذكر لي أَن أَبَا عَلْقَمَة الْفَروِي عبد الله بن مُحَمَّد

1063 - سَمِعت يحيى يَقُول إِسْحَاق بن عبد الله بن أبي فَرْوَة وَعبد الحَكِيم بن أبي فَرْوَة وَعبد الْأَعْلَى بن عبد الله بن أبي فَرْوَة وَصَالح بن عبد الله بن أبي فَرْوَة كلهم ثِقَات إِلَّا إِسْحَاق

1064 - سَمِعت يحيى يَقُول أَبُو عَلْقَمَة الْفَروِي اسْمه مُحَمَّد بن عبد الله بن أبي فَرْوَة وَهُوَ ثِقَة

1065 - سَمِعت يحيى يَقُول قَالَ أَبُو حَازِم نعْمَة الله فِيمَا روى عني من الدُّنْيَا أعظم مِمَّا أَعْطَانِي مِنْهَا لِأَنِّي رَأَيْت قوما أَعْطَاهُم من الدُّنْيَا فهلكوا

2

تاريخ ابن معين - رواية الدوري

ابحث في الكتاب:

1679 - سَمِعت يحيى يَقُول قد روى حجاج بن أرطاة عَن مَكْحُول قَالَ سَمِعت مَكْحُولًا والوليد بن أبي مَالك

1680 - سَمِعت يحيى يَقُول الشّعبِيّ يروي عَن عَمه قيس بن عبد

1681 - سَمِعت يحيى يَقُول يروي بن نمير عَن نهشل وَلَيْسَ نهشل بِشَيْء

1682 - وَسلم بن زرير ضَعِيف

1683 - سَمِعت يحيى يَقُول الأسود بن قيس كنيته أَبُو قيس

1684 - سَمِعت يحيى يَقُول قد حدث جرير عَن طلق بن مُعَاوِيَة وَهُوَ جد حَفْص بن غياث

1685 - حَدثنَا يحيى قَالَ حَدثنَا جرير عَن طلق بن مُعَاوِيَة وَهُوَ جد حَفْص بن غياث قَالَ قدم رجل منا يُقَال لَهُ هِنْد بن عَوْف وَكَانَ فِي سفر فَلَمَّا قدم مهدت لَهُ امْرَأَته فراشا فَنَامَ عَلَيْهِ وَكَانَت لَهُ سَاعَة يصلي فِيهَا من اللَّيْل فَنَامَ عَنْهَا فَلَمَّا أصبح حلف أَلا ينَام على فرَاش أبدا

1686 - قَالَ يحيى مُحَمَّد بن الْحسن الْهَمدَانِي لَيْسَ بِثِقَة

1687 - وَمُحَمّد بن الْحسن الْأَسدي قد أَدْرَكته وَلَيْسَ هُوَ بِشَيْء

1688 - سَمِعت يحيى يَقُول عبد الْملك بن هَارُون بن عنترة كَذَّاب

1689 - سَمِعت يحيى يَقُول أَبُو خَالِد الْوَالِبِي اسْمه هُرْمُز

1690 - سَمِعت يحيى يَقُول أَبُو إِسْحَاق قد رأى عَلْقَمَة وَلم يسمع مِنْهُ

الرقة وما يليهم

3

تاريخ ابن معين - رواية الدوري

1679 - سَمِعت يحيى يَقُول قد روى حجاج بن أرطاة عَن مَكْحُول قَالَ سَمِعت مَكْحُولًا والوليد بن أبي مَالك

1680 - سَمِعت يحيى يَقُول الشَّعبِيّ يروي عَن عَمه قيس بن عبد

1681 - سَمِعت يحيى يَقُول يروي بن نمير عَن نهشل وَلَيْسَ نهشل بِشَيْء

1682 - وَسلم بن زرير ضَعِيف

1683 - سَمِعت يحيى يَقُول الْأسود بن قيس كنيته أَبُو قيس

1684 - سَمِعت يحيى يَقُول قد حدث جرير عَن طلق بن مُعَاوِيَة وَهُوَ جد حَفْص بن غياث

1685 - حَدثنَا يحيى قَالَ حَدثنَا جرير عَن طلق بن مُعَاوِيَة وَهُوَ جد حَفْص بن غياث قَالَ قدم رجل منا يُقَال لَهُ هِنْد بن عَوْف وَكَانَ فِي سفر فَلَمَّا قدم مهدت لَهُ امْرَأَته فراشا فَنَامَ عَلَيْهِ وَكَانَت لَهُ سَاعَة يصلى فِيهَا من اللَّيْل فَنَامَ عَنْهَا فَلَمَّا أصبح حلف أَلا ينَام على فرَاش أبدا

1686 - قَالَ يحيى مُحَمَّد بن الْحسن الْهَمدَانِي لَيْسَ بِثِقَة

1687 - وَمُحَمّد بن الْحسن الْأَسدي قد أدْركْته وَلَيْسَ هُوَ بِشَيْء

1688 - سَمِعت يحيى يَقُول عبد الْملك بن هَارُون بن عنترة كَذَّاب

1689 - سَمِعت يحيى يَقُول أَبُو خَالِد الْوَالِبِي اسْمه هُرْمُز

1690 - سَمِعت يحيى يَقُول أَبُو إِسْحَاق قد رأى عَلْقَمَة وَلم يسمع مِنْهُ

4

تاريخ ابن معين - رواية الدوري

ابحث في الكتاب:

1768 - سَمِعت الْعَبَّاس قَالَ سَمِعت بعض أَصْحَابنَا يَقُول قَالَت جَارِيَة الْهَيْثَم بن عدى كَانَ مولَايَ يقوم عَامَّة اللَّيْل يصلى فَإِذا أصبح جلس يكذب

1769 - سَمِعت يحيى يَقُول جَابر الْجعْفِيّ لَا يكْتب حَدِيثه وَلَا كَرَامَة

1770 - سَمِعت يحيى يَقُول مُحَمَّد بن الْحسن الشَّيْبَانِيّ لَيْسَ بِشَيْء

1771 - سَمِعت يحيى يَقُول لَيْسَ أحد يُخَالف سُفْيَان الثَّوْريّ إِلَّا كَانَ القَوْل قَول سُفْيَان قلت وَشعْبَة أَيْضا إِن خَالفه قَالَ نعم قلت لأبى زَكَرِيَّا فَإِن خَالف شُعْبَة فِي حَدِيث الْبَصرِيين القَوْل قَول من يكون قَالَ لَيْسَ يكَاد يُخَالف شُعْبَة سُفْيَان فِي حَدِيث الْبَصرِيين

1772 - سَمِعت يحيى يَقُول قبيصَة وَأَبُو أَحْمد الزبيرِي وَيحيى بن آدم وَالْفِرْيَابِي سماعهم من سُفْيَان قريب من السوَاء قلت لَهُ فَأَبُو دَاوُد الْحَفرِي قَالَ كَانَ أَبُو دَاوُد خيرا من هَؤُلَاءِ كلهم وَكَانَ أَصْغَرهم سنا

1773 - سَمِعت يحيى يَقُول عَائِذ بن نسير لَيْسَ بِهِ بَأْس وَلكنه روى أَحَادِيث مَنَاكِير

أهل المدينة

لمدائن وبغداد ومن يليهم

زيرة

ن الشاميين وأهل مصر وأهل الجزيرة وأهل الرقة وما يليهم

5

تاريخ ابن معين - رواية الدوري

1807 - سَمِعت يحيى يَقُول زَكَرِيَّا بن أبي زائده وَزُهَيْر بن مُعَاوِيَة وَإِسْرَائِيل حَدِيثهمْ عَن أبي إِسْحَاق قريب من السوَاء وَإِنَّمَا أَصْحَاب أبي إِسْحَاق سُفْيَان وَشعْبَة

1808 - حَدثنَا يحيى قَالَ مُحَمَّد بن الْحسن بن أبي يزِيد يكذب

1809 - سَمِعت يحيى يَقُول الْقَاسِم بن مَالك يرْوى عَن الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمَن وَالْقَاسِم بن عبد الرَّحْمَن لَيْسَ يسوى شَيْئا

1810 - سَمِعت يحيى يَقُول كَانَ مُعَاوِيَة بن عَمْرو صَاحب زَائِدَة رجلا شجاعا لَا يُبَالِي يلقى رجلا وَعشْرين قلت ليحيى كَانَ شَدِيدا قَالَ نعم قَالَ يحيى وَكَانَ يُقَال لَهُ بن الْكرْمَانِي

1811 - سَمِعت يحيى يَقُول عبيد بن إِسْحَاق الْعَطَّار يُقَال لَهُ عطار المطلقات

1812 - سَمِعت يحيى يَقُول مَاتَ زبيد سنة ثِنْتَيْنِ وَعشْرين

1813 - سَمِعت يحيى يَقُول صلب زيد بن على يُوسُف بن عمر

1814 - سَمِعت يحيى يَقُول الصَّلْت بن مطر قد روى عَنهُ غير بن فُضَيْل

1815 - سَمِعت يحيى يَقُول عِيسَى بن عمر الكوفى هُوَ الْهَمدَانِي

1816 - وَعِيسَى بن عمر النَّحْوِيّ بصرى وَصَاحب الْحُرُوف مِنْهُمَا الكوفى

فمحمد بن الحسن هذا: ليس الشيبانيَّ / (٤٨ / أ) فقيه العراق، إنما هو محمد بن الحسن بن زَبالة المخزوميّ المدنيّ[١]، وقد روىٰ عن مالكٍ وأضرابه، لكنه كذابٌ، فيما قاله أبو داود.

لكن تابعه علىٰ حديثه هذا أبو غسان[٢] المذ
البخاري في «الصحيح»[٣].

٢٧٦ ـ وتابع الزبيرَ عن ابن زَبالة: «محـ
قال أبو سهل بشر بن أحمد بن بشر الإسفرا
ابن ناجية يعني ببغداد في شوال سنة ثمان و
ابن سهل[٤]:

ثنا محمد بن الحسن بن زَبالة المدني، ثنا م

---
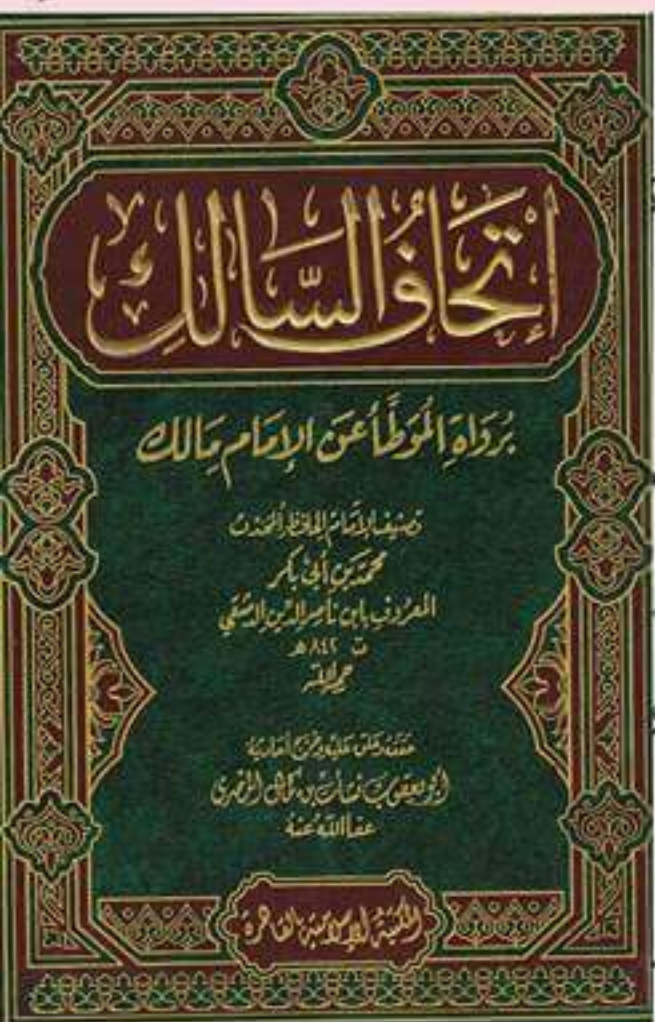
(١) محمد بن الحسن بن زَبالة القرشي المخزومي أبو الحسن المدني.
قال ابن معين: كذاب خبيث ليس بثقة ولا مأمون.
وقال البخاري: عنده مناكير.
وقال أبو زرعة: واهي الحديث.
وقال أبوحاتم: واهي الحديث ذاهب الحديث ضعيف الحديث.
راجع «أحوال الرجال» (٢٢٩)، و«الجرح والتعديل» (٧/ ٢٢٧)، و«الضعفاء والمتروكون» (٣/ ٥١)، و«الميزان» (٦/ ١٠٨) و«الكامل» (٦/ ١٧١)، و«الضعفاء الصغير» (٣١٤)، و«الضعفاء والمتروكين» (٥٣٥)، و«الكاشف» (٢/ ١٦٤).

(٢) محمد بن يحيىٰ بن علي بن عبد الحميد بن عبيد بن يسار، أبو غسان الكناني المديني.
«رجال صحيح البخاري» (١١٢٠).

(٣) وهو ثقة لم يصب السليماني في تضعيفه.

(٤) «ثنا محمد بن سهل»: مكرر بالأصل.

عدالته فضلاً [عن][1] أن يُتَّخذ إماماً ولز...
عز وجل من ذلك][3] .

ونقموا أيضاً على أبي حنيفة الإرجاء ، و...
لم يعن أحد بنقل قبيح ما قيل فيه كما عنوا
مع هذا يُحسد وينسب إليه ما ليس فيه ،
أثنى عليه جماعة من العلماء وفضَّلوه ، ولعلنا
مالك والشافعي والثوري والأوزاعي رحمه...
الأمصار إن شاء الله تعالى .

٢١٠٦ – وحدثنا عبد الرحمٰن بن يحيٰى ، ثنا أحمد بن سعيد ، ثنا أبو سعيد بن الأعرابي ، ثنا [عباس][4] بن محمد الدوري قال : سمعت يحيٰى بن معين يقول : « أصحابنا يفرطون في أبي حنيفة وأصحابه . فقيل له : أكان أبو حنيفة يكذب ؟ فقال : كان أنبل من ذلك » .

= صاحب التواليف ، ثقة .

والراجح عندي اسم شيخه : عبد الله بن نافع الصائغ فتصحف « نافع » إلى « غانم » وإلَّا فلا أعرفه .

✵ وإبراهيم بن الأغلب هو التميمي ، أمير المغرب ، أخذ عن الليث بن سعد وغيره ومات سنة ١٩٦هـ .

✵ ✵ ✵

٢١٠٦ – إسنادُهُ صحيحٌ .

✵ ✵ ✵

....

(١) الزيادة من : ط .
(٢) في ط : إثم بالثاء المثلثة ، وكلاهما له وجه .
(٣) الزيادة ليست في : ط .
(٤) تصحف في ط : عباش .